

غذہ تو ضرور ہوا لیکن کچھ تو وہاں کے موسم کی خرابی اور کچھ مرکز کی ضروریات نے مجبور کیا اور وہ برسات کے شروع میں واپس آگئے۔ یہاں اس بات کی کوشش کی گئی کہ ان پر زیادہ ذمہ داریوں کا بوجھ نہ ٹھنکے لیکن یہاں رہ کر پوری کیسوفی ممکن نہ تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ پھر بیمار پڑے۔ اس بیماری سے اٹھنے کے بعد بجائے اس کے کہ وہ آرام کرنے کی ہمت پاتے یکم اکتوبر سے باقاعدہ پھر کاموں میں مشغول ہو گئے۔ ابھی ایک مہینہ بھی پوری پابندی سے کام نہیں کرنے پائے تھے کہ پھر صحت گرتی ہوئی نظر آئی۔ امرت سر جا کر اس کے سے معائنہ کر دیا تو معلوم ہوا کہ بائیں گردے میں پتھری ہے اور یہ سارے فسادات اسی کے کرتے ہیں۔ اب یونانی طریقہ پر اس کا علاج ہو گیا اور خدائے عظیمہ دُخیر ہی بہتر جانتے ہے کہ پردہ غیب میں کیا ہے اور آئندہ اس کے علاج کے سلسلہ میں کیا صورت اختیار کرنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مرض دور ہو اور خدمت دین کا جو کام سامنے ہے اس کے کرنے کے لیے ہمت اور قوت عطا ہو۔

ان صفحات میں شخصی حالات کا کبھی ذکر نہیں آتا لیکن مولانا کی اس بیماری کا ذکر مجبوراً اس وجہ سے کرنا پڑا کہ بہت سے لوگوں کو ترجمان القرآن کی تاخیر اشاعت سے شکایت ہے۔ بعض لوگوں کو تفہیم القرآن کا سلسلہ باہر جاری نہ رہنے پر رنج ہے بعض لوگ استغارات کے جواب جلد نہ پانے سے آزرہ ہو رہے ہیں، بہت سے لوگ تعلیمی اسکیم کے اب تک جاری نہ ہونے سے مایوس ہو رہے ہیں۔ ان سب حضرات کو معلوم ہو جائے کہ ادھر ایک عرصہ سے کاموں کے تسلسل اور ان کی باضابطگی میں جو خلل پیدا ہوا ہے اس میں جہاں وقت کے دوسرے حالات کو دخل رہا ہے وہاں امیر جماعت اور مدیر ترجمان القرآن کی علالت کو بھی بہت کچھ دخل ہے۔ اور یہ ایسی چیز ہے جس پر بندوں کو کوئی اختیار نہیں۔ البتہ اس اثنا میں اس بات کی پوری کوشش کی گئی ہے کہ یہاں کے مختلف شعبوں کی ذمہ داریاں، جو تنہا امیر جماعت پر تھیں، تقسیم کر دی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بہت جلد اس میں کامیابی ہو گی اور جو کسر اب باقی رہ گئی ہے امید ہے کہ وہ بھی بہت جلد پوری ہو جائے گی۔ اب یہاں کے وہ تمام شعبے، جن سے جماعت کے ارکان اور سہمہ داروں کو واسطہ پڑتا ہے، مختلف ذمہ دار اور قابل اطمینان ہاتھوں میں ہیں تو یہ ہے کہ بہت جلد لوگوں کی شکایات دور ہو جائیں گی۔ ترجمان القرآن کو بھی وقت پر لانے کی پوری کوشش جاری ہے۔ اب اس کے لیے ایسا انتظام کر دیا گیا ہے کہ انشاء اللہ یہ پابندی کے ساتھ ماہ بہ ماہ خریداروں تک پہنچ جایا کرے گا۔ البتہ جب تک مدیر ترجمان القرآن بیمار ہیں اس وقت تک لوگوں کو خود ان کے مضامین کے لیے زیادہ انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ فی الحال اگر وہ تفہیم القرآن کا سلسلہ جاری رکھ سکیں تو یہی غنیمت ہے۔

تعلیمی اسکیم کے سلسلہ میں سالانہ اجتماع کے موقع پر، ریات طے ہوئی تھی کہ فی الحال ثانوی تعلیم کے عارضی نظام کا آغاز کیا جائے۔ یہ فیصلہ تعمیر کی موجودہ مشکلات اور اسٹاٹ کی زحمتوں کو سامنے رکھ کر کیا گیا تھا۔ خیال تھا کہ بروقت ایک مختصر اسٹاٹ اور طلبہ کی ایک محدود تعداد کے قیام و تعلیم کے لیے چند چھوٹے اور مکانات بنائینے میں کچھ زیادہ زحمت نہ ہوگی اور اس مختصر نظام کے لیے جماعت کے اندر اتنے آدمی بھی آسانی کے ساتھ مل جائیں گے جو کام کا آغاز کر سکیں گے۔ پھر آہستہ آہستہ انہی کی مدد سے ابتدائی تعلیم کے لیے کارکن بھی تیار ہو جائیں گے، نصاب کی تیاری میں بھی سہولت ہوگی، اور آگے کے کاموں یعنی اعلیٰ تعلیم کے لیے بھی راہیں کھلیں گی۔ لیکن ہمارے یہ سارے ٹھنکے غلط نکلے۔ یہ اندازہ لگاتے وقت ہم سب سے زیادہ پر امید اس وجہ سے تھے کہ جنگ ختم ہو رہی تھی۔ جنگ تو بلاشبہ

ختم ہو گئی لیکن اس کی پیدا کی ہوئی زحماتوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی ہے۔ سارا سامان تعمیر اولاً تو گراں بہت زیادہ ہے۔ ثانیاً اس کے حاصل کرنے میں ایسی قانونی رکاوٹیں ہیں کہ ان سے عمدتاً ہونا صرف انہی لوگوں کے بس کا کام ہے جن کو نہ روپے کی پروا ہو نہ ایمان و ضمیر کی۔ ہم ان دونوں چیزوں میں سے کسی چیز کی بھی فیاضی کے ساتھ قربانی کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں اس وجہ سے ہمارے سامنے وہ ساری مشکلیں اٹکھی ہو گئی ہیں جو ایک بگڑی ہوئی دنیا میں ان لوگوں کو پیش آیا کرتی ہیں جو اپنے اصولوں کی قربانی کرنے پر تیار نہیں ہوتے۔

محض تعلیمی اسکیم جاری کرنے کے خیال سے ہم نے تعمیرات کا ایک مستقل شعبہ عرصہ ہو قائم کر دیا ہے اور ایک ذمہ دار کارکن کو دوسری مصروفیتوں سے الگ کر کے، صرف اسی کام کے لیے خاص کر دیا ہے۔ ضرورت کی اہمیت کی وجہ سے سامان تعمیر اور لیسر (مزدور) کی غیر موثر گواہی کا سلسلہ بھی ہم نے نظر انداز کر دیا تھا۔ صرف ایک خیال سامنے تھا کہ جس طرح اور جس قیمت پر بھی ممکن ہو، جلد سے جلد کام شروع کر دینے کی کوئی شکل پیدا ہو جائے۔ لیکن یہ سب کچھ کرنے کے باوجود افسوس ہے کہ تعمیر کا سلسلہ شروع ہو کر جاری نہ رہ سکا اور ہزار وقت جو سامان تعمیر مہیا ہوا اس سے بھی پورا فائدہ اٹھایا نہ جاسکا۔ یہاں ہم ایسے جنگل میں ہیں کہ اس پاس کوئی ایسی بستی بھی نہیں ہے جہاں کرایہ کے مکانات کا بندوبست کر کے کام کا کچھ سلسلہ جاری ہو سکے اور اگر یہاں سے کچھ دور ہٹ کر اس کا بندوبست کرنے کی کوشش کی جائے تو ایک بڑی وقت یہ پیدا ہوگی کہ فوراً ہمیں درسگاہ کے لیے ایک مستقل اسٹاف کی ضرورت ہوگی۔ مرکز میں کام کرنے والے حضرات سے درسگاہ کے سلسلہ میں ہم کوئی مدد نہ حاصل کر سکیں گے۔ اور یہ ہم اسی وقت کر سکتے ہیں جب ہمارے پاس قابل اعتماد کارکن بھی کافی ہوں اور سرمایہ بھی بھرپور ہو۔ فی الحال نہ ہمارے پاس اتنا سرمایہ ہے کہ ایک وسیع اسٹاف رکھ سکیں اور نہ اتنے آدمی ہی ہیں کہ ہر شعبہ کے لیے بقدر کفایت ان کی خدمات حاصل کر سکیں۔ ان حالات میں اس کے سوا چارہ نہیں کہ اس وقت تک مجبوراً تاخیر پر صبر کیا جائے جب تک کسی قابل اعتماد تعمیری تجربہ رکھنے والے شخص کی خدمات ہم کو حاصل نہ ہو جائیں اور سامان تعمیر کی فراہمی اور مزدوروں کے ملنے میں جو رکاوٹیں ہیں وہ دور نہ ہوں۔

تعمیر کی شکل کے علاوہ ایک بہت بڑی مشکل ہمارے سامنے قابل اعتماد اساتذہ کی بھی ہے۔ ہمارے پیش نظر اگر محض ایک درسگاہ قائم کر دینا ہوتا تو نہایت آسانی سے ہر فن کے پڑھانے والے آدمی بکثرت مل جاتے لیکن ہم اس نصب العین کی خدمت کے لیے درسگاہ قائم کرنا چاہتے ہیں جو جماعت اسلامی کے سامنے ہے۔ اس درسگاہ کے کام کے وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو اپنے فکر و عمل میں، اپنے تحقیق و تنقید کے انداز میں، اپنے طریق زندگی اور مقصد زندگی میں سو فیصدی جماعت کے نصب العین کے مطابق ہوں اور علمی و عملی دونوں اعتبارات سے ایسا ذہن اور ایسی سیرت رکھتے ہوں کہ جن لوگوں کی تربیت ان کے سپرد کی جائے ان کو پوری طرح متاثر کر سکیں۔ اس طرح کے اصحاب علم ابھی جماعت میں بہت تھوڑے ہیں اور جو ہیں ان کو مطلوبہ معیار تک پہنچنے کے لیے بھی خود اپنی تربیت پر کافی وقت خرچ کرنا پڑے گا۔ جو اشخاص نئے علوم و افکار سے باخبر ہیں ان کے پاس مذہب کا صحیح علم اتنا نہیں ہے کہ وہ اپنے انکار و نظریات پر اس کی روشنی میں تنقید کر کے اس کے کھرے کھوٹے میں امتیاز کر سکیں اور جو حضرات

مذہب سے باخبر ہیں ان کو ابھی اس بات کا موقع نہیں ملا ہے کہ وہ نئے علوم و افکار کی روشنی میں اپنی معلومات کی قدر و قیمت کا اچھی طرح اندازہ کر سکیں ہوں۔ ہم کو اس شکل کا اندازہ پہلے سے تھا۔ ہم یہ توقع نہیں رکھتے تھے کہ میں اسے مقصد کے مطابق بنے بنائے آدمی باہر سے مل سکیں گے۔ چنانچہ ہم نے اس کے لیے یہ تدبیر سوچ رکھی تھی کہ جو حضرات تعلیمی اسکیم چلانے کے لیے منتخب کیے جائیں ان کو کام شروع کرنے سے پہلے ایک مدت اس مقصد کے لیے دی جائے کہ وہ مرکز میں باہمی مذاکرہ اور تبادلہ خیالات سے علمی تعاون کی ایسی صورتیں پیدا کر لیں کہ ایک کی کمی دوسرے کی مدد سے پوری ہو سکے۔ لیکن اولاً تو ابھی تک ہم اپنے شرائط کے مطابق آدمی ہی پورے نہیں پاسکے اور جو حضرات مل بھی سکے ہیں ان کو ابھی امکانات نہ ہونے کی وجہ سے، مرکز میں جمع نہیں کر سکے کہ وہ پیش نظر اسکیم کے لیے اپنی تیاریاں شروع کر سکیں۔

سرمایہ کی کمی بھی ہمارے سامنے ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ اگر ہمارے پاس کافی سرمایہ ہوتا تو اس میں شبہ نہیں کہ ہم کم از کم اس بات کی تو کوئی پروا نہ کرتے کہ چیزیں گراں ہیں۔ لیکن ابھی ہمارا حال یہ نہیں ہے کہ ہم کسی مقصد کے لیے، خواہ وہ کتنا ہی اہم کیوں نہ ہو، آزادی کے ساتھ روپیہ صرف کر سکیں۔ جماعت کا تختہ ڈالنا سرمایہ جو ہمارے پاس امانت ہے، ہماری کوشش یہ ہے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے۔ اور چونکہ جماعت کے باہر کے لوگوں سے مالی امانت کی کوئی درخواست کرنا ہمارے اصول کے بالکل خلاف ہے اس وجہ سے ہم مجبور ہیں کہ جو قدم بھی اٹھائیں وہ جماعت کی مجموعی مالی حالت کو پیش نظر رکھ کر اٹھائیں۔ اس کی وجہ سے ہمارے کاموں میں جتنی دیر بھی ہو ہم اس کو گوارا کریں گے لیکن اس بات کو کبھی گوارا نہ کریں گے کہ جو لوگ ہمارے مقصد کے ساتھ کوئی سہروئی نہیں رکھتے ان کا سرمایہ ہماری سرپرستی کرے۔ ہمارے دل میں اس بات کی کوئی خواہش نہیں ہے کہ ہم جلد سے جلد لوگوں کو اپنا کوئی کارنامہ دکھا سکیں۔ ہماری کوشش صرف یہ ہے کہ جو کام بھی ہو اصول کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو۔ اسی طرح کام موجب خیر و برکت ہو گا۔ اگر تاخیر سے گھبرا کر ہم نے اپنے اصولوں میں ذرا بھی کمزوری دکھائی تو ایک در سگاہ تو ضرور قائم ہو جائے گی لیکن یہ در سگاہ تجدید انقلاب کی اس جدوجہد میں ہماری کوئی مدد نہیں کر سکے گی جس کے لیے ہم اٹھے ہیں بلکہ نئے اس بات کا اندیشہ ہے کہ یہ در سگاہ ہمارے سارے کاموں اور سارے منصوبوں کو لے کر مٹھ جائے گی۔ ہمارے ملک میں بعض در سگاہیں نہایت اہم اصلاحی اور انقلابی مقاصد کے لیے قائم ہوئیں لیکن چونکہ ان میں اس بات کا لحاظ نہیں رکھا گیا کہ جس طرح کے ارادے ان کی تعمیر میں شریک ہیں اسی طرح کے لوگوں کا مال ان کی کفالت کا بار اٹھائے اس وجہ سے بہت جلد ان کے مزاج میں فساد آ گیا اور روپیہ دینے والوں کا بند ہاتھ روپیہ مانگنے والوں کے پست ہاتھ پر اس طرح غالب آ گیا کہ وہ سارے مقاصد خاک میں مل گئے جو ان در سگاہوں کے قیام سے پیش نظر تھے۔ ہم اس غلطی کا اعادہ نہیں کرنا چاہتے۔ ہم اس در سگاہ کو اس تحریک کے ایک جز کی حیثیت سے اور اسی کی خاطر چلانا چاہتے ہیں۔ اسی وجہ سے ضروری ہے کہ جن لوگوں کے دل اس تحریک میں ہمارے ساتھ ہیں انہی کی جب اس در سگاہ کی مالی ذمہ داریاں اٹھائیں تاکہ یہ در سگاہ اس طرح پروان چڑھے جس طرح ایک بچہ اپنی ماں کا دودھ پی کر پروان چڑھتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ابھی جماعت کی حالت ایسی نہیں ہے کہ اس کے بل پر کوئی اس طرح کا بڑا عزم کیا جاسکے لیکن ہم

اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ اگر کام کو صحیح طور پر انجام دینا مشکل ہو تو اس کو غلط ہی طور پر کرنا گوارا کر لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اس کے لیے راہیں پیدا کرے گا۔

درسگاہ کے قیام میں جو دیر ہو رہی ہے۔ اس کی ایک حد تک تلافی کے لیے ہم نے فی الحال یہ شکل سوچی ہے کہ جماعت کے کارکنوں کے لیے ایک عارضی تربیت گاہ جاری کر دی جائے۔ اس تربیت گاہ کا مقصد یہ ہو گا کہ جماعت کے کارکنوں کی ایک تین سو تعداد کو تربیت کا قیام کر کے جماعت کے کاموں کے لیے علمی و عملی ٹریننگ حاصل کرے۔ ان کے درس و مطالعہ کے لیے ایک مختصر نصاب ہو گا۔ اور ایک خاص نظام کے ماتحت ان کو یہاں کے مختلف شعبوں کے فرائض کو سمجھنے اور انجام دینے کا موقع ہم پہنچایا جائے گا۔ اس کام کے لیے مدت کم سے کم رکھی جائے گی اور اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ اس مدت میں ان کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جائے۔ اس وقت ہمارے پاس قیام کے لیے اتنی گنجائش ہے کہ ۱۵-۲۰ آدمی بیک وقت یہاں ٹھہر سکیں گے۔ اگر ۱۵-۱۰ آدمیوں کے کم از کم تین بیچ بھی سال میں یہاں ٹھہر کر تربیت حاصل کر سکے تو بہت جلد جماعت کے اندر تجربہ کار کارکنوں کی کافی تعداد پیدا ہو جائے گی اور اُسے دن تربیت نہ پائے ہوئے کارکنوں کی وجہ سے ہمیں جو زحمتیں پیش آرہی ہیں یاد دہرانے کو کبھی کبھی جماعت کے متعلق جو غلط فہمیاں پیدا ہو جایا کرتی ہیں، ان میں بہت بڑی حد تک کمی ہو جائے گی اور تعلیم و دعوت کی رفتار بھی تیز ہو جائے گی۔ اس چیز کی ضرورت ہماری باہر کی شاخیں بھی محسوس کر رہی ہیں اور ہم بھی نہایت شدت کے ساتھ محسوس کر رہے ہیں لیکن ہم اس تربیت گاہ کو درسگاہ کا ایک جز بنا نا چاہتے تھے اور درسگاہ کے قیام میں ہماری اسکیم کے لحاظ سے زیادہ دیر نہیں تھی اس وجہ سے اس کو نالٹے رہے۔ اب چونکہ بظاہر حالات اس بات کی توقع نہیں ہے کہ درسگاہ اس سال جاری ہو سکے اس وجہ سے مناسب یہ معلوم ہوا کہ کارکنوں کی تربیت کا کام شروع کر دیا جائے۔ انشاء اللہ یہ چیز درسگاہ کا پیش خیمہ بن جائے گی۔ اس مقصد کے لیے پھوس کا ایک مکان موجود ہے۔ صرف فرش ٹھیک ہو جائے اور ضروری سامان اقامت مہیا ہو جائے تو اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

سالانہ اجتماع کا وقت قریب آ رہا ہے۔ گذشتہ اجتماع کے موقع پر ہماری جن شاخوں کی طرف سے آئندہ کے اجتماع کے لیے دعوت نامے لے لے تھے ان میں مدرسہ اس کی جماعت کی دعوت کو خاص اہمیت دی گئی تھی۔ اس اہمیت کی وجہ یہ تھی کہ مرکز سے بہت دور ہونے کی وجہ سے مدرسہ اس بات کا زیادہ حقدار تھا کہ سالانہ اجتماع کے ذریعہ سے عقیدہ دعوت کو وہاں تقویت پہنچائی جائے یہی خیال اب تک پیش نظر رہا ہے لیکن غور کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ مدرسہ اس میں اجتماع کرنے کی صورت میں جماعت اور ارکان جماعت کا بہت زیادہ روپیہ خرچ ہو گا۔ اب تک جماعت کے ارکان کی بڑی تعداد شمالی ہند میں ہے۔ ہمارا اندازہ ہے کہ یہاں کے شرکاء سے اجتماع کی تعداد کسی طرح بھی پانچ سو سے کم نہ ہوگی۔ اس سے زیادہ کا امکان ہے۔ اگر ارکان کی اتنی بڑی تعداد کو مدرسہ اس جیسے دور علاقہ کا سفر کرنا پڑا تو آمد و رفت کے مصارف اتنے زیادہ ہوں گے کہ لوگ بار محسوس کریں گے اور بالفرض لوگ عقیدہ کی محبت میں بار نہ بھی محسوس کریں جب بھی یہ بات کچھ ٹھیک نہیں معلوم ہوتی کہ بغیر کسی غیر معمولی سبب کے ارکان کو اس طرح کے ایثار پر مجبور کیا جاسکے۔